

بنگلہ دیش میں حکومتی دہشت گردی

سلیم منصور خالد

بنگلہ دیش میں اسلام اور دوقومی نظریے کے خلاف بھارتی جارحیت کا تسلسل جاری ہے۔ اہل نظر اس معاملے میں یکسو ہیں کہ: ”ڈھا کا حکومت کا اصل اقتدار نئی دہلی میں ہے۔ ڈھا کا میں تو صرف دکھانے کے لیے مقامی چہرہ ہے۔“ اعلیٰ سول اور فوجی افسران کی ترقیاں، حتیٰ کہ وزارتوں: داخلہ، خارجہ اور منصوبہ سازی کے قلم دانوں کی تقسیم اور غیر ملکی معاہدوں کی ترتیب تک کے معاملات بھارتی: داخلہ، خارجہ اور منصوبہ سازی ڈویژن کے اشارہ ابرو کے تحت ہوتے ہیں۔

بنگلہ دیش کے منظر نامے پر چھائے خون کے دھبوں کی جھلک گذشتہ ۲۰ روز کی چند خبروں، اطلاعات و تاثرات کی شکل میں دیکھی جاسکتی ہے:

● بنگلہ دیش کے تعلیمی اداروں میں عوامی لیگ کی حامی طلبہ تنظیم اسٹوڈنٹس لیگ: ظالمانہ اقدامات، تشدد، اغواء، انتقام، قتل، بہتہ خوری، ہاسٹلوں کی سیٹوں کی فروخت، داخلوں میں خرد برد اور زنا بالجبر کے واقعات میں ملوث ہے، مگر پولیس اسٹیشن ان پر کوئی مقدمہ درج کرنے کے لیے تیار نہیں۔ ماہرین تعلیم اسے ’دہشت گرد اسٹوڈنٹس لیگ‘ کے نام سے پکارتے ہیں، مگر حسینہ واجد اسے ’میرے بیٹے‘ کہہ کر پکارتی ہیں۔

● ڈھا کا یونین آف جرنلسٹ کے ایک گروپ نے جماعت اسلامی اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے بارے میں نرم گوشہ رکھنے والے اخبارات و ذرائع ابلاغ: روزنامہ سننگرام، روزنامہ نیادگنتہ، ہفت روزہ سونار بنگلہ، وگنٹا ٹیلی ویژن میڈیا ہاؤسز وغیرہ کی رکنیت منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ (روزنامہ نیو ایج، ۳۰ نومبر ۲۰۱۵ء)

● حکومتی سرپرستی میں اخبارات نے شہ سرنیوں کے ساتھ ان بے بنیاد خبروں کی اشاعتی مہم شروع کی ہے کہ: ”جماعت کے دہشت گرد تنظیموں سے تعلقات ہیں“۔ جماعت اسلامی نے ان بے بنیاد، شرانگیز اور بدینتی پٹنی خبروں کی پُر زور تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت ثبوت کے ساتھ کسی بھی غیر جانب دار فورم پر سامنے آ کر بات کرے اور الزام ثابت کرے۔ ہم جمہوری، دعوتی اور رفاہی تنظیم ہیں اور ایسے کسی بھی تعلق یا تشدد پسندانہ فعل کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ (۳۰ نومبر)

● بگلدیش جماعت اسلامی کے امیر مطیع الرحمن نظامی (جنہیں ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو سزائے موت سنائی گئی) کو پھانسی دینے کے لیے عوامی لیگ حکومت کردار کشی اور انصاف کے قتل پر مبنی اس مہم کو میڈیا، اخبارات اور مختلف سطحوں پر حکومتی اجتماعات کے ذریعے بڑھاوا دے رہی ہے (جماعت ویب، ۶ دسمبر)، جب کہ ۶ جنوری ۲۰۱۶ء کو انہیں سزائے موت دینے کا حتمی فیصلہ آ رہا ہے۔ (بی ڈی نیوز 24، ۸ دسمبر)

● یہی نہیں بلکہ اس انسانیت سوز مہم میں شدت پیدا کرنے کے لیے مذہبی طبقے سے بھی چند افراد کی کمک حاصل کی جا رہی ہے اور اس مقصد کے لیے شولا کیا عید گاہ کے امام مولانا فرید الدین مسعود صاحب کو میدان میں لایا اور پولیس کانفرنس کرائی گئی ہیں، جنہوں نے جماعت پر پابندی لگانے اور اس کے تمام متعلقہ اداروں کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ جماعت نے ان کی یاوہ گوئی کا مدلل رد جاری کیا ہے اور اللہ کے سامنے جواب دہی کے لیے اللہ کا خوف دلایا ہے (جماعت ویب، ۹ دسمبر ۲۰۱۵ء)۔ اسی پولیس نہیں ہوا، بلکہ: ”۱۹ دسمبر کو بگلدیش کے انسپکٹر جنرل پولیس نے پولیس لائنز میں پولیس اہل کاروں کا بڑا بار منعقد کیا، جہاں مولانا فرید الدین مسعود صاحب کو: ”بگلدیش میں دہشت گردی کا خاتمہ کے موضوع پر خطاب کی دعوت دی۔ دراصل یہ خطبہ موضوع پر کم اور جماعت اسلامی پر سفاکانہ فتویٰ بازی اور جماعت کو پھیل دینے کا بدنما نمونہ تھا۔ (ایضاً، ۲۰ دسمبر)

● انہی دنوں میں قائم کی گئی تنظیم ”بگلدیش سیکٹرز کمانڈر فورم“ کے چیئرمین جنرل (ریٹائرڈ) کے ایم سیف اللہ نے کہا: ”بگلدیش کو پاکستان کے ساتھ کسی بھی سطح پر سفارتی تعلقات نہیں رکھنے چاہئیں۔ ہمیں تیزی سے جنگی مقدمات کو نمٹا کر زیر مقدمہ افراد کو پھانسی دینی چاہیے۔ موصوف کی تقریر کے دوران ڈھا کا یونیورسٹی کے وائس چانسلر عارفین صدیقی بھی اسٹیج پر موجود تھے (بی ڈی

نیوز 24، یکم دسمبر)۔ ”ڈھا کا یونیورسٹی نے پاکستان کے ساتھ اساتذہ و طلبہ کے تبادلے اور کھیلوں، ثقافتی پروگراموں سے متعلق تمام تعلقات کو ختم کرنے کے اعلان کر دیا ہے۔“ (نیوز ایج، ۱۵ دسمبر ۲۰۱۵ء)

● عوامی لیگ کی تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ جماعت اسلامی سے کبھی بھی تعلق رکھنے والے افراد کو بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کے لیے نااہل قرار دیا جائے (روزنامہ ڈیلی اسٹار، یکم دسمبر)۔ یاد رہے کہ بگلہ دیش الیکشن کمیشن نے جماعت اسلامی کی انتخابی رجسٹریشن منسوخ کر دی ہے، اس طرح جماعت اپنے امیدوار نامزد کرنے کے حق سے محروم ہے، اور اس کے افراد آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخابی عمل میں کردار ادا کرنے پر مجبور ہیں۔ (ڈھا کا ٹریبیون، ۱۰ دسمبر ۲۰۱۵ء)

● اسلامی بینک بگلہ دیش لمیٹڈ (IBBL) کے اثاثہ جات اور بنکاری کو تباہ کرنے کے لیے حکومت مسلسل اقدامات کر رہی ہے۔ دیگر پابندیوں کے علاوہ گذشتہ دنوں بینک کے ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر نورالاسلام کو بگلہ دیش [اسٹیٹ] بینک نے برطرف کر دیا ہے، کہ ان کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے (روزنامہ ڈھا کا ٹریبیون، ۷ دسمبر)۔ دوسری جانب جب حزب اختلاف نے حکومت پر تنقید کی کہ اس نے: ”جماعت اسلامی کے اس بینک سے رقم اینٹھی تھی“، تو منصوبہ بندی کے وزیر مصطفیٰ کمال نے کہا: ”ہم نے چار سال پہلے اسلامی بینک بگلہ دیش لمیٹڈ سے ایک سو ملین روپے (پاکستانی ۱۳ کروڑ روپے) ورلڈ کرکٹ کپ کے لیے حاصل کیے تھے، جنہیں ترمین و آرائش پر خرچ کیا گیا تھا (بی ڈی نیوز 24، ۱۵ دسمبر)۔ موقع پرستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حسینہ واجد نے ایک جانب یہ خلیفہ رقم جبری طور پر حاصل کی اور دوسری طرف یہی حکومت اس بینک کے اثاثہ جات کو ہڑپ کرنے کے لیے روز نئے احکامات جاری کر رہی ہے۔

● جہاز رانی کے وزیر شاہ جہان خاں نے اعلان کیا ہے کہ: ”ہم نے ۱۵۰۱/۱۵۰۱ ارکان پر مشتمل انٹرنیشنل وار کرائمرٹریبل کمیٹی قائم کر دی ہے، جس کے تحت پاکستان کے ۱۹۵ اعلیٰ فوجی افسروں پر جنگی جرائم کا علامتی مقدمہ چلایا جائے گا اور بگلہ دیش کی آزادی کے حصول کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں میں جماعت اسلامی، اسلامی چھاترو شہر [اسلامی جمعیت طلبہ] اور ۱۹۷۱ء میں پاکستان سے تعاون کرنے والے افراد کو بگلہ دیش سے ختم (eliminate) کر دیا جائے گا (ڈھا کا ٹریبیون، ۱۹ دسمبر ۲۰۱۵ء)۔ وزیر امور جنگ آزادی، معظم الحق نے اعلان کیا ہے کہ ”حکومت ۱۹۷۱ء میں

پاکستان کا ساتھ دینے والے مجرموں کے وسائل اور جاہلادوں کو ضبط کرنے کے لیے قانون میں بنیادی تبدیلی کر رہی ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے جماعت پر پابندی عائد کی جائے گی“ (روزنامہ اتفاق، ڈھاکا، ۶ دسمبر)۔ اور مطالبہ کیا ہے: ”پاکستان، بنگلہ دیش کو اثاثہ جات کی مد میں ایک کھرب اور ۸۰۰ ارب روپے ادا کرے۔ (ڈھاکا ٹریبیون، ۱۶ دسمبر)

● اسلامی چھاترو شہر بنگلہ دیش کے سات ارکان کو ۲۰، ۲۰ سال قید با مشقت سزا سنائی گئی (۲ دسمبر ۲۰۱۵ء)۔ جماعت اور شہر کے رہنماؤں کو چٹاگانگ جیل سے رہا ہونے ہی گرفتار کر کے دوبارہ جیل میں دھکیل دیا گیا (۱۱ دسمبر)۔ نلقاماری اور ست خیرا سے جماعت کے مزید ۴۲ کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا (ذیلی اسٹار، ۱۰ دسمبر)۔ سینا کنڈا (چٹاگانگ) میں جماعت کے رہنما محمد عثمان کو عوامی لیگیوں نے گولی مار کر شہید کر دیا (جماعت ویب، ۱۶ دسمبر)۔ ۱۹ دسمبر کو جے پور ہاٹ ضلع سے اسلامی چھاترو شہر کے جب تین قائدین بس میں سوار ہو رہے تھے تو اس دوران میں پولیس نے بلا اشتعال گولیاں برسسا کر ضلعی ناظم ابو ذر غفاری اور سیکرٹری جنرل محمد علی کو مجروح کر دیا۔ وہ اس وقت ہسپتال میں نازک صورت حال سے دوچار ہیں۔

● بیگم فریدہ خاتون جن کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے، اور وہ کشتیا تحصیل کی وائس چیئر پرسن ہیں، انھیں احتجاج کرنے کی پاداش میں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔ یہی نہیں بلکہ ۱۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کو پھانسی دیے جانے والے شہید عبدالقادر مٹلا کی کچی قبر کے سرہانے لگے کتبے کو بھی عوامی لیگی کارکنوں نے اکھاڑ پھینکا ہے۔

● جماعت کے سیکرٹری جنرل کو موت کی سزا سنائے جانے کے بعد سے، ۱۸ نومبر سے حکومت بنگلہ دیش نے سوشل میڈیا (فیس بک، واہیر، وٹس ایپ) کو بلاک کر دیا ہے، جب کہ گوگل اور یوٹیوب کو ’سیکورٹی‘ کے نام پر پابند بنانے کے لیے باقاعدہ حکم نامہ جاری کیا گیا ہے۔ (ڈھاکا ٹریبیون، ۶ دسمبر)

اس صورت حال پر عالمی ردعمل بھی سامنے آیا:

● یورپی پارلیمنٹ (EP) نے عوامی لیگ کی غیر انسانی حکمرانی پر سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے متعدد قراردادیں منظور کیں۔ بنگلہ دیش کے چند اخبارات نے ان کا متن شائع کیا ہے،

جن کے مطابق: ”بگلہ دیش حکومت، حزب اختلاف کی پارٹیوں کے ارکان کو اور اے عدالت قتل اور لاپتہ کرنے کی سرگرمیوں میں خطرناک حد تک ملوث قرار دی جا رہی ہے۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ حزب مخالف کے کارکنوں اور رہنماؤں کو غیر قانونی جس بے جا میں رکھنے سے باز آئے۔ ان میں سے جن افراد کو غائب کرنے یا اور اے عدالت قتل کرنے کے الزامات ہیں، ان معاملات کی فی الفور تحقیقات کرائی جائے۔ اسی طرح یورپی پارلیمنٹ، جماعت اسلامی بگلہ دیش کے سیکرٹری جنرل علی احسن مجاہد اور بی این پی کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن صلاح الدین قادر کی بہیمانہ پھانسی کی سزا پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے، برملا اعلان کرتی ہے کہ کرائمز ٹریبونل کے نام پر چلائے جانے والے پورے معاملے، اس کے قانونی اور عدالتی معیار، اس کے طریق کار اور سزاؤں کے اعلان پر اسے شدید تحفظات ہیں۔“ (روزنامہ پروتھم آلو، ڈھاکا، ۲۶ نومبر ۲۰۱۵ء)

● امریکی کانگریس آف ہیومن رائٹس کمیشن (USCHRC) کے مطابق: ”کانگریس کے رکن جیمز میک گورن، شریک چیئرمین ’نوم لینٹن ہیومن رائٹس کمیشن‘ نے چھ متعلقہ انجمنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ”بگلہ دیش میں شہری اور سیاسی حقوق کو بُری طرح پامال کیا جا رہا ہے۔ حزب اختلاف کے پُرامن سیاسی جلسوں کو طاقت سے کچلا جا رہا ہے۔ سیاسی کارکنوں کو بڑے پیمانے پر قید یا موت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اور جو لوگ انسانی حقوق کی بربادی کے اس منظر نامے میں پیشہ ورانہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں تشدد، دھمکی اور گالم گلوچ کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ جماعت اسلامی کے لیڈر علی احسن مجاہد اور بی این پی کے رہنما صلاح الدین قادر چودھری کو جو پھانسی دی گئی ہے، اس بارے میں قابل اعتماد مبصرین، جن میں اقوام متحدہ ہیومن رائٹس واچ، ایمنسٹی انٹرنیشنل وغیرہ شامل ہیں، نے کہا ہے کہ یہ مقدمہ اور مقدمے کی کارروائی منصفانہ عدالتی کارروائی کے کسی بھی مسلمہ معیار پر پوری نہیں اترتی۔“ (نیادگنتا، ۶ دسمبر)

● ’ایشین ہیومن رائٹس کمیشن‘ (AHRIC) اور ’ایشین فیڈریشن آف انٹرنیشنل انوائٹری ڈس ایپریٹس‘ (AFAID) نے مشترکہ بیان میں کہا ہے: ”بگلہ دیش میں گذشتہ ۱۱ ماہ کے دوران ۱۵۹ افراد کو جبری طور پر غائب کر دیا گیا ہے، جن کی ذمہ داری سے کسی بھی صورت حسینہ حکومت دامن نہیں چھڑا سکتی۔“ (روزنامہ نیو ایج، ۷ دسمبر)

● امیر جماعت اسلامی پاکستان سراج الحق کی اپیل پر ۳۰ نومبر کو پاکستان بھر میں جلسے اور سیسی نار منعقد کیے گئے، جن میں بنگلہ دیش میں روارکھے جانے والے مظالم کی مذمت کی گئی اور عالمی ضمیر سے اپیل کی گئی کہ وہ عدل و انصاف کے اس کھلم کھلا قتل کو روکے۔ اسی طرح پاکستان کے سابق وزیر داخلہ سینیٹر حرمٰں ملک نے اقوام متحدہ انسانی حقوق کونسل (UNHRC) کے ہائی کمشنر کو خط لکھا ہے: ”جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے سیکرٹری جنرل علی احسن محمد مجاہد اور بی این پی کے مرکزی رہنما صلاح الدین قادر چودھری کے عدالتی قتل کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے، اور اس مقصد کے لیے اعلیٰ اختیاراتی وفد ڈھا کا بھیج کر اس سارے معاملے کی تحقیقات کی جائے۔“ نیز: ”بھارت کی مسلح جارحیت اور براہ راست مداخلت ہی دسمبر ۱۹ء میں بنگلہ دیش کو وجود میں لانے کا سبب بنی اور اس امر کے لیے بھارتی وزیراعظم اندرا گاندھی، وزیر دفاع جگ جیون، جنرل مانک شاہ اور اب وزیراعظم نریندرامودی کے بیانات واضح ثبوت ہیں۔ (دی نیوز، اسلام آباد، ۲ دسمبر)

خود مشرقی اور مغربی بنگال میں حالات کو کس زاویے سے دیکھا جا رہا ہے، اس کا اندازہ ان سطور سے کیا جاسکتا ہے:

● پروفیسر کامران رضا چودھری (براک پونی ورٹی، ڈھا کا) نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ: بنگال کے عوام گذشتہ ۲۰۰ برس، یعنی جب سے انگریزوں نے یہاں قدم رکھے، پابندیوں اور کھلے میدان میں کام کرنے سے روکنے پر مسلح جدوجہد کا راستہ اختیار کرنے کی تاریخ رکھتے ہیں۔ اس ضمن میں جدید تعلیم یافتگان، کسان، مزدور، علما اور حتیٰ کہ صوفی بزرگ بھی اسی راستے پر گامزن رہے ہیں۔ ایسی تاریخ رکھنے والے خطے میں، جماعت اسلامی جیسی تنظیم کو، جو انتخابی عمل اور جمہوری جدوجہد پر یقین رکھتی ہے، اسے دیوار سے لگانے اور سیاسی میدان سے خارج کرنے کا نتیجہ بتانا اور تشدد کو فروغ دینے کے سوا کچھ نہ نکلے گا۔“ (بینارز نیوز، ۱۰ دسمبر ۲۰۱۵ء)

● بنگلہ دیش کے ویکلی ہالینڈے (۱۱ دسمبر ۲۰۱۵ء) نے کلکتہ کے اخبار ڈیلی ٹیلی گراف (۲۸ نومبر ۲۰۱۵ء) سے معروف بنگالی مورخ رام چندر گوبا کا تجزیہ شائع کیا ہے کہ: ”شیخ حسینہ اور اس کی پارٹی کا عروج اپنے زوال کی جانب گامزن ہے، اور اس کا انجام کچھ زیادہ دور نہیں۔ حسینہ واجد اور اس کے مشیروں کو یہ حقیقت ذہن میں رکھنی چاہیے، کہ وہ جس ایک جماعتی آمرانہ نظام کی طرف

بڑھنا چاہتے ہیں، وہ یہاں قائم نہیں ہو سکے گا۔ گذشتہ صدی میں نازی بھی دوٹوں کے ذریعے اقتدار میں آئے تھے اور صرف ۱۲ برس ہی اقتدار میں رہ سکے تھے، ہزاروں برس اقتدار پر قبضہ برقرار نہیں رکھ سکے تھے۔ میں ۲۲ اور ۲۳ نومبر کو علی احسن مجاہد کی پھانسی کے دنوں میں ڈھا کا میں تھا۔ حکومت نے پوری قوت لگا کر عوامی احتجاج کو دبا دیا تھا، لیکن اس دبانے کو کامیابی سمجھنا حاکموں کے لیے بے فائدہ بلکہ عبرت ناک ثابت ہوگا۔

ویکلی ہالی ڈے ڈھا کا نے عوامی لیگی حکومت کو ہوش کے ناخن لینے کی دہائی دیتے ہوئے ادارے میں لکھا ہے: ”حکومت تہذیب اور قانون کی سب حدوں کو پھلانگ رہی ہے۔ اسے بیگم خالدہ ضیا کے اس انتباہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی حرکتوں پر نظر ثانی کرنی چاہیے کہ: ”بنگلہ دیش کی فوج اور پورور کریسی، عوامی لیگ کے کارکنوں کا ٹولہ نہیں ہے۔ خود انہیں بھی قانون، ضابطے اور شائستگی کا خیال رکھنا چاہیے“ (۱۸ دسمبر ۲۰۱۵ء)۔ یہ بیان معاملات کی سنگینی کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے۔ دوسری طرف خالدہ ضیا نے ڈھا کا میں خطاب کرتے ہوئے کہا: ”جنوری ۲۰۱۴ء کے جعلی انتخابات کے ذریعے اقتدار پر قبضہ کر کے عوامی لیگ نے ملک کو قتل گاہ میں تبدیل کر دیا ہے۔ سیاسی کارکن زندگی گزارنے کے حق سے محروم ہیں۔ درندگی کے اس اقتدار سے نجات کے لیے قوم کے تمام طبقوں کو یک زبان اور یک جان ہونا پڑے گا۔“ (۱۰ دسمبر ۲۰۱۵ء)

ڈاکٹر شفیق الرحمن، قائم مقام سیکرٹری جنرل جماعت اسلامی بنگلہ دیش نے حالات کی سنگینی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ۲۶ نومبر کو عالمی ذرائع ابلاغ کے نام خط میں لکھا ہے: ”حکمران ٹولہ جمہوری اور سیاسی سطح پر جماعت اسلامی کا مقابلہ کرنے کے بجائے اوجھے، ظالمانہ اور مسلسل غیر قانونی ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے، جس کا بدترین مظاہرہ تو عدل کے نام پر جعلی ٹریبونل بنا کر من مانے مقدمے اور من پسند فیصلے لے کر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ جماعت اسلامی اور اسلامی چھاتر و شہر کے کارکنوں کو سفاکانہ انداز سے قتل کیا جا رہا ہے۔ دن دہاڑے کارکنوں کو پکڑ کر غائب کیا جا رہا ہے، وحشیانہ تشدد کے زندگی بھر کے لیے ناکارہ بنایا جا رہا ہے یا انہیں بغیر قانونی چالانوں یا پھر جعلی مقدموں کی دھونس سے جیلوں میں ٹھونسا اور جس بے جا میں رکھا جا رہا ہے۔“

ڈاکٹر شفیق الرحمن نے لکھا ہے: ”بنگلہ دیش کے اقتدار پر قابض گروہ کے اس انسانیت سوز

کردار کی یہ داستان قدم قدم پر مثبت دکھائی دیتی ہے۔ اس حکومت نے ماؤں کی گودیں آجاڑ دی ہیں، عورتوں کے سہاگ لوٹ لیے ہیں، بچوں کے سروں سے ان کے باپوں کا سایہ چھین لیا ہے اور والدین کے جوان بیٹوں کو اپناج کر دیا ہے یا پھر قبروں کا رزق بنا دیا ہے۔ ان دکھیاروں کے سینے پھٹ رہے ہیں، مظلوموں کے آنسوؤں کا سمندر رواں ہے اور آہوں کے طوفان آسمان تک پہنچ رہے ہیں، مگر سنگ دل حکومت لمحے بھر کے لیے بھی اپنے وحشی اہل کاروں اور غنڈوں کو لگام دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ ہم اہل اقتدار پر واضح کرتے ہیں کہ ”جماعت اسلامی کی مرکزی قیادت کو قتل اور کارکنوں کو ظالمانہ قید و بند اور درندگی پر مبنی تشدد کے بھی جماعت اسلامی کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی حکومت کے برسر اقتدار رہنے کا کوئی انسانی اور اخلاقی جواز نہیں ہے جس کے کارندے اور فیصلہ ساز عدل اور انسانیت کی تمام حدوں کو توڑ چکے ہیں۔ (جماعت ویب، روزنامہ سننگرام، ڈھاکا، ۲۶ نومبر ۲۰۱۵ء)

یہ خبر و نظر چیخ چیخ کر حالات کی سنگینی کو ظاہر کر رہے ہیں، مگر افسوس کہ اس صورت حال پر مسلم دنیا سے کوئی موثر آواز سنائی نہیں دے رہی۔ صد افسوس کہ دنیا کی مقتدر قوتیں اور عالمی ذرائع ابلاغ رسمی بیان بازی کے بعد خاموشی سادھے ہوئے ہیں۔ اس الم ناک منظر نامے کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ غالباً بنگلہ دیش میں موت کا سکوت ہے اور عوامی لیگ کو یک طرفہ کارروائیاں کرنے میں کچھ بھی روک ٹوک نہیں۔ حکومتی سطح پر یقیناً یہی معاملہ ہے، لیکن جماعت اسلامی اور بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے کارکنان سرفروشی اور استقامت سے جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں، جن کو بہ یک وقت بنگلہ دیشی حکومت اور بھارتی ریشہ دوانیوں سے پنچہ آزمائی کرنا پڑ رہی ہے۔ ان شاء اللہ یہ جدوجہد رنگ لا کر رہے گی۔ اس لیے کہ آمریت بظاہر کتنی ہی مضبوط ہو بالآخر اپنے تمام تر جبر کے باوجود مٹ کر رہتی ہے۔ یہی تاریخ کا سبق ہے!

اپنے روزانہ کے پروگرام میں

تفہیم القرآن سے آدھا گھنٹہ، گھنٹہ

..... قرآن کا مطالعہ بھی رکھیں

اس کے فوائد آپ کو بچشم سر خود نظر آئیں گے